خلافت احمدیہ

اور

بشارات رحمانیہ

عناوین:

آیت استخلاف
تفسیر آیت استخلاف
خلافت احمدیہ کے متعلق قرآن کی پیش گوئی
نظام خلافت اور مخبر صادق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں
خلافت احمدیہ اور صحفِ قدیمہ
خلافت احمدیہ کے متعلق صوفیا، اولیا، صلحا، مفسرین، متکلمین اور علمائے اسلام کی تصریحات
خلافت احمدیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئیاں
ارشادات خلفائے احمدیت دربارہ نظام خلافت

آیت:

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمۡ مِّنۡ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَO

(سورۃالنور:56)

’’تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔‘‘

(ترجمہ از قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

تفسیر آیت استخلاف:

شیعہ مسلک کی معروف کتاب بحارالانوار میں سورۃ النور کی آیت استخلاف کے متعلق لکھ کہ یہ آیت امام مہدی کے متعلق نازل ہوئی:

مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَقْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بَكَّارِبْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سُفْيَانَ الْجَرِيْرِيْ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَاشِمِ الطَّائِيْ ، عَنْ اِسْحَاقِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِثْلَ مَآاَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ قَالَ: قِيَامُ الْقَآئِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ قَالَ : وَفِيْهِ نَزَلَتْ: وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْامِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّ لَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(بحارالانور از شیخ محمد باقر مجلسی جلد 51صفحه 54-53مطبوعه مؤسسة الوفاء الطبعة الثالثه1983ء بیروت لبنان)

حضرت علامہ فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر میں سورۃ النور کی آیت استخلاف کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فَقَدْ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ امِنْكُمْ وَعَمِلُوْاالصّٰلِحٰتِ أىْ اَلَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْإِيْمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ أنْ يَّسْتَخْلِفَهُمْ فِىْ الْاَرْضِ فَيَجْعَلَهُمُ الْخُلَفَآئَالْغَالِبِيْنَ وَالْمَالِكِيْنَ كَمَا اسْتَخْلَفَ عَلَيْهَا مِنْ قَبْلِهِمْ فِىْ زَمَنِ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامَ وَ غَيْرَهُمَا، وَ اَنَّهٗ يُمَكِّنَ لَهُمْ دِيْنَهُمْ وَ تَمْكِيْنِهِ ذٰلِكَ هُوَ اَنْ يُّؤَيِّدَهُمْ بِالنُّصْرَةِ وَالْإِعْزَازِ وَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ مِّنَ الْعَدُوِّ اَمْنًا

(تفسیر کبیر تفسیر الفخر الرازی امام فخر الدین رازی جلد12صفحه25سورة النور زیر آیت وعدالله الذین امنو....دارالفکر بیروت 2002ء)

ترجمہ: جن لوگوں نے ایمان اور عمل صالح کو ایک جگہ جمع کر دیا ان کو وہ زمین میں خلیفہ بنائے گا اور انہیں غالب اور مالک بنائے گا جیسا کہ اس نے اس سے پہلے ان چیزوں کا داؤد اور سلیمان علیہماالسلام اور دیگر کو ان کے زمانے میں خلیفہ بنایا اور یہ کہ وہ ان کے لئے ان کے دین کو تمکنت عطا کرے گا اس تمکین سے مراد یہ ہے کہ وہ نصرت اور اعزاز سے ان کی تائید کرے گا اور دشمن کی طرف سے ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔

تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ النور کی آیت استخلاف کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی کتاب سر الخلافہ میں فرماتے ہیں:

وَاَمَّا تَفْصِيْلُهٗ لِيَبْدُوْاعَلَيْكَ دَلِيْلَهٗ فَاعْلَمُوْا يَااُولِيْ الْاَلْبَابَ وَالْفَضْلَ الْاَلْبَابَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ وَعَدَ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَنَّهٗ سَيَسْتَخْلِفَنَّ بَعْضَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُمْ فَضْلًا وَّ رَحْمًا وَّ يُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا فَهٰذَاالْاَمْرُ لَانَجِدُ مِصْدَاقَهٗ عَلٰى وَجْهِ اَتَمٍّ وَّاَكْمَلٍ اِلَّاخِلَافَةَ الصِّدِّيْقِ۔

(سرّ الخلافہ روحانی خزائن جلد 8صفحہ334)

”اس کی تفصیل کے متعلق اے عقلمندو اور اعلیٰ فضلیت والو! جان لو تا کہ تم پراس کی دلیل واضح ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمان مردوں اور عورتوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور ان میں سے بعض مومنوں کو اپنے فضل اور رحمت سے خلیفہ بنائے گا اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا ۔ پس یہ ایک ایسی بات ہے جس کا پورا اور مکمل مصداق ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کو پاتے ہیں۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 3 صفحہ505)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ....یعنی خدا وعدہ دے چکا ہے کہ اس دین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفے پیدا کرے گا اور قیامت تک اس کو قائم کرے گا۔یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے دین میں مدت ہائے دراز تک خلیفے اور بادشاہ بھیجتا رہا ایسے ہی اس جگہ بھی کرے گا اور اس کو معدوم ہونے نہیں دے گا۔‘‘

(جنگ مقدس روحانی خزائن جلد6صفحہ290)

خلافت احمدیہ کے متعلق قرآن کی پیش گوئی:

ارشاد خداوندی ہے:

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِیْ الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

(سورۃ الجمعہ آیت 3-4)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے ۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

(ترجمہ از قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

نظام خلافت کے بارے میں مخبر صادق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں:

سورۃ الجمعہ کی آیت وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةُ: ’’وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ‘‘ قَالَ: قُلْتُ : مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَلَمْ یُرَاجِعُهُ حَتّٰی سَأَلَ ثَلَاثًا وَّ فِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ، وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهُ عَلٰی سَلْمَانَ ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَا لَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَآءِ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ باب وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ الجمعہ وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ نازل ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ انہوں نے (یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے تین دفعہ سوال کیا اور ہم میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی پر رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے تو ان میں سے کچھ مرد یا ایک مرد اسے واپس لے آئے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ حدیث مبارکہ میں آنے والے لفظ ’’رِجَالٌ‘‘ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8/ستمبر 1950ء روزنامہ الفضل 22/ستمبر 1950 صفحہ 6)

پیش گوئی مخبرِ صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم:

عَنْ حُذَيْفَةَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْ فَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273 ۔مشکوٰۃ بَابُ الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِيْرِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہو گی،پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہو گا تواس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کوختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہو گی ! یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

خلافت احمدیہ اور صحفِ قدیمہ:

حضرت مسیح کی آمدِ ثانی اور اس کی روحانی بادشاہت کے متعلق یہود کی شریعت کی کتاب طالمود میں لکھا ہے کہ :

The Rabbis are divided as to the continuance of the Messiah: some say forty years, some seventy years, some three generations, and some say that He will continue as long as from the creation of the world or the time of Noah " up to the present time." Others say that the kingdom of the Messiah will endure for thousands of years, as " when there is a good government it is not quickly dissolved." it is also said that He shall die, and His kindom descend to His son and grandson. In proof of this opinion Issaiah XLii. 4 is quoted: " He shall not fail nor be discouraged, till He have set judgement in the earth."

(طالمود از جوزف بارکلے ایل ایل ڈی مطبوعہ لنڈن 1878ء صفحہ 37)

ترجمہ: مسیح کے قیام کے متعلق ربیوں میں اختلاف پایا جاتا ہے کچھ کہتے ہیں کہ چالیس سال کچھ کہتے ہیں ستر

سال کچھ کا کہنا ہے کہ تین نسلیں لیکن کچھ کہتے ہیں کہ اس کا عرصہ دنیا کی پیدائش سے یا نوح کے زمانے سے لے کر اب تک کے زمانے تک کا ہو گا کچھ دوسرے کہتے ہیں کہ مسیح کی (روحانی) بادشاہت ہزاروں سال تک لمبی ہو گی کیونکہ جب کوئی اچھی حکومت قائم ہوتی ہے تو وہ جلدی ختم نہیں ہوتی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب وہ (یعنی مسیح) فوت ہو جائے گا تو اس کی (روحانی) سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے میں منتقل ہو جائے گی۔ اس رائے کے ثبوت میں یسعیاہ باب 42 آیت 4 کو پیش کیا جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے وہ ماند نہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ وہ دنیا میں عدل کو قائم نہ کرلے۔

مجدد ساسانِ اوّل کی پیش گوئی:

زرتشتی مذہب کے صحیفۂ دساتیر میں دینِ زرتشت کے مجدد ساسانِ اوّل کی درج کردہ ایک پیش گوئی درج کی جاتی ہے۔ اس پیش گوئی کے اصل الفاظ تو پہلوی زبان میں ہیں جسے زرتشتی اصحاب نے فارسی زبان میں ڈھالا ہے۔ چنانچہ فارسی میں اس پیش گوئی کے الفاظ درج ذیل ہیں:

''چوں ہزار سال تازی آئین راگزر د چناں شود آں آئین از جدائی ہا کہ اگر بآئیں گر نمائند نداندش....در افتد در ہم وکنند خاک پرستی و روز بروز جدائی و دشمنی در آنہا افزوں شود.....پس شمایا بید خوبی را گر ماند یکدم از ہمیں خرج انگیزم از کسانِ تو و کے و آئین و آب تو بہ تو رسانم و پیغمبری و پیشوائی از فرزندان تو برنگیرم۔''

(سفرنگ دساتیر صفحہ 190)

ترجمہ: '' پھر ایک عرصہ بعد ان کی آپس میں خانہ جنگی شروع ہو گی اور خاک پرستی شروع کر دیں گے (جیسے شیعہ اصحاب کربلا کی مٹی کی ٹکیہ سامنے رکھ کر نماز پڑھتے ہیں اور اس پر سجدہ کرتے ہیں اور دوسرے لوگ قبر پرستی کرتے ہیں) اور روز بروز ان میں دشمنی اور جدائی بڑھتی چلی جائے گی۔ پس تمہیں اس سے فائدہ پہنچے گا۔ اور اگر زمانہ میں ایک روز بھی باقی ہو گا تو کسی کو تیرے فرزندوں (فارسی الاصل) میں سے کھڑا کروں گا جو تیری عزت و آبرو کو قائم کرے گا اور پیغمبری اور سرداری تیرے فرزندوں سے نہیں اٹھاؤں گا۔''

(موعوداقوام عالم از مولانا عبدالرحمٰن مبشر صفحہ 21-20)

امام مہدی کی خلافت امن سے قائم ہو گی:

عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدِ ِ الۡـخُـدۡرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم مِنَّا الۡمَھۡدِیِّ فَاَمَّا الۡقَائِمِ فَیَأۡتِیۡہِ الۡخِلَافَۃُ وَ لَمۡ یُھۡرَقُ فِیۡھَا مَحۡجَۃٌ مِّنۡ دَمٍ۔

(ناسخ التواریخ صفحہ 186-185 جلد 1 کتاب احوال)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ مہدی ہم سے ہے۔ پس قائم (مہدی) کو خلافت ملے گی اور ایک چلّو بھر خون تک اس کے قائم کرنے کی خاطر نہیں بہایا جائے گا۔

حضرت بابا گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی پیش گوئی:

حضرت گورو بابا نانک ''پورے گرو'' یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی فرمانے کے بعد آپ علیہ السلام کے بعد آنے والے دائمی خلافت کی پیشگوئی ان الفاظ میں بیان فرمائی:

ڈھالسی	پاسا	ایسا
ابھگ	دیبان	دور

کے	پہن	جامہ	نوتن

الگ	الگ	بھئے

پکیاں	اک	کچے	اک

نہال	بھئے	گورموکھ
نانکا	سیئی	تٹسن

دیال	آپ	توڑے	جو

(جنم ساکھی بھائی بالا۔صفحہ 526)

یعنی: اس پورے گورو کے بعد ایسا نظام قائم ہو گا، یہی دائمی اور غیر منقطع ہو گا۔ بابا جی نے اس پیشگوئی میں ''دور دیبان'' اور ''ابھگ'' کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

لغات میں ان کے یہ معنے بیان کئے گئے ہیں:

دیبان:

1) وہ حاکم جس کے پاس داد فریاد کی جا سکے،
2) انصاف کرنے والا حاکم،
3) حاکم انتظام کرنے والا، خزانے والا حاکم۔

(شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب۔صفحہ 1071۔دیبان کوش۔صفحہ 1911۔ و گورو گرنتھ کوش۔صفحہ 644)

ابھگ:

جو کبھی بھی ٹوٹنے والا نہ ہو۔ غیر منقطع

(گورو گرنتھ کوش۔صفحہ 64)

بابا نانک نے خود ہی ان الفاظ کی یوں تشریح کی ہے:

''دیبان جو ہے سو ابھگ لگے گا تٹنے کا کدے ناہی''

(جنم ساکھی بھائی بالا۔صفحہ 527)

یعنی وہ ایک ایسا نظام ہو گا جو دائمی اور غیر منقطع ہو گا۔

(روزنامہ الفضل 26 مئی 1959۔صفحہ 16۔مضمون نگار مکرم عباد اللہ گیانی صاحب)

خلافت احمدیہ کے متعلق صوفیا، اولیا، صلحا، مفسرین، متکلمین اور علمائے اسلام کی تصریحات:

سلسلہ احمدیہ کے ایک بزرگ آغا محمد عبدالعزیز فاروقی احمدی نے اپنے ایک حیرت انگیز کشف جو 1930ء میں شائع ہوا میں فرمایا کہ:

''آفتاب تیسری منزل اور برج ثور کے آخری دائرہ پر آ پہنچا، انسانی مکھیوں نے اپنی بھنبھناہٹ شروع کر دی جس سے اس کی صدائے عجیب نہ سنی گئی تاہم نہایت مشکل سے ایک کمسن طفل مکتب نے اس کے الفاظ بغور

سنے، آفتاب برج جوزا پر پہنچتے ہی ایک منارہ کی طرف لپکا....اب آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متمثّل ہو گیا اس کے چار پر تھے ......اگلے حصہ پر'' نور'' لکھا ہوا تھا اور دوسرے پر کے 1/3حصہ پر محمود، تیسرے پر عین وسط میں ناصر الدین اور چوتھے پر اہل بیت۔''

(کوکب درّی از آغا محمد عبدالعزیز فاروقی احمدی صفحہ4-5مطبوعہ لکشمی آرٹ سٹیم پریس راولپنڈی1930ء)

خلافت راشدہ کے اوقات:

حضرت شاہ اسماعیل شہید خلافت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''پس جیسا کہ کبھی کبھی دریائے رحمت سے کوئی موج سر بلند ہوتی ہے اور آئمہ ٔ ہدیٰ میں سے کسی امام کو ظاہر کرتی ہے ایسا ہی اللہ کی نعمت کمال تک پہنچتی ہے تو کسی کو تختِ خلافت پر جلوہ افروز کر دیتی ہے اور وہی امام اس زمانے کا خلیفہ ٔ راشد ہے اور وہ جو حدیث میں وارِد ہے کہ''خلافتِ راشدہ کا زمانہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس سال تک ہے اس کے بعد سلطنت ہو گی تو اس سے مراد یہ ہے کہ خلافت راشدہ متصل اور تواتر طریق پر تیس سال تک رہے گی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قیام قیامت تک خلافت راشدہ کا زمانہ وہی تیس سال ہے اور بس! بلکہ حدیث مذکورہ کا مفہوم یہی ہے کہ خلافت راشدہ تیس سال گزرنے کے بعد منقطع ہو گی نہ یہ کہ اس کے بعد پھر خلافت راشدہ کبھی آ ہی نہیں سکتی بلکہ ایک دوسری حدیث خلافتِ راشدہ کے انقطاع کے بعد پھر عود کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَیَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔

تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہو گی! یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اور یہ بھی امر ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت، خلافت راشدہ سے افضل انواع میں سے ہو گی یعنی وہ خلافت ''منتظمہ محفوظہ'' ہو گی۔''

(''منصب امامت از حضرت شاہ اسمٰعیل شہید۔صفحہ۔117 و 118 ناشر مکّی دارالکتب اردو بازار لاہور1994ء)

مولانا ابوالکلام آزاد خلافت کے بارہ میں لکھتے ہیں:

''احادیث میں نہایت کثرت کے ساتھ اسلام کے ایک آخری دور کی بھی خبر دی گئی ہے جو اپنے برکات کے اعتبار سے دور اوّل کے خصائص تازہ کر دے گا اور جس کا حال یہ ہو گا کہ: '' **لَایَدْرِیْ اَوَّلُھَا خَیْرًا اَمْ اٰخِرُھَا** '' نہیں کہا جا سکتا کہ امت کی ابتدا زیادہ کامیاب تھی یا اس کا اختتام ؟ یہی وہ آخری زمانہ ہو گا جب اللہ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو کر رہے گا:

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (9:61)

دین اسلام اور اس کا رسول اس لئے آیا کہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہو کر رہے کیونکہ آخری غلبہ و بقا صرف اصلح کے لئے ہے اور تمام دینوں میں اصلح صرف اسلام ہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مایوسیوں اور نامرادیوں کی اس عالمگیر تاریکی میں بھی جو آج چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے ایک مومن قلب کیلئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں بلکہ جس قدر تاریکی بڑھتی جاتی ہے اتنا ہی زیادہ طلوع صبح کا وقت قریب آ جاتا ہے:

اِنَّ مَوْعِدَ هُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ

ان کے لئے صبح کا وقت مقرر ہے کیا صبح کا وقت قریب نہیں آ گیا؟

تفاوت ست میان شنیدن من و تو تو

بستن در و من فتح باب می شنوم''

(''مسئلہ خلافت از ابوالکلام آزاد 25-24ناشر مکتبہ جمال لاہور2001ء)

ڈاکٹر میر معظم علی علوی:

دَور حاضر میں نظام خلافت کی ضرورت و اہمیت پر ڈاکٹر میر معظم علی علوی نے کہا:

''آج کے لیکچر میں ہم یہ دیکھنے کی کوشش کریں گے کہ اگر یہ مبارک نظام انشاء اللہ سب سے پہلے پاکستان میں قائم ہو گیا تو اس کے طفیل ہم کو دین اور دنیا کی کیا برکات حاصل ہوں گی؟ یہاں برکات کے بیان کرنے سے پہلے میں ایک چیز آپ سے عرض کر دوں اور وہ یہ ہے کہ کسی شخص کے ذہن میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ یہ کوشش جو ہم کر رہے ہیں یہ شاید ہمارے دماغ کی کوئی تحقیق ہے یا ہماری کوئی ریسرچ ہے۔ اس قسم کی کوئی بات نہیں۔ بلکہ ان تمام کوششوں کی، اس تمام فکر کی اور اس تمام دعوت کی بنیاد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے جو میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ حضرت نعمان بشیر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَتَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔ (مسندحمدبن حنبل جلد 4 صفحہ 273 ۔مشکوۃبَابُ الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِيْرِ)

تم میں نبوت اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا اور اللہ تعالیٰ نبوت اٹھالے گا اور اس کے بعد نبوت کے طریقے پر خلافت قائم ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا اور پھر اس کے بعد بد اطوار بادشاہت ہو گی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھا لے گا اور پھر نبوت کے طریقے پر خلافت قائم ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

یہاں بھی میں وضاحت کر دوں کہ اس حدیث مبارکہ میں جن ادوار کا ذکر ہے ان میں سے دور نبوت، خلافت، بادشاہت کا دور گزر چکا ہے اِس وقت جبر کی حکومت ہے اب اس کے بعد خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ کی باری ہے۔ دنیا نے سارے ہی نظام دیکھ لئے لیکن کسی میں بھی چین نصیب نہیں ہوا۔ اس وقت دنیا ہلاکت کے

دہانے پر پہنچ چکی ہے اگر اسے اپنی زندگی اور مسائل کا حل مطلوب ہے تو اسے لازماً اسلام کی طرف پلٹنا ہو گا۔
('' نظامت خلافت راشدہ'' از ڈاکٹر میر معظم علی علوی صفحہ 158 و 159 ناشر تحریک نظام خلافت راشدہ لندن برطانیہ2001ء)

خلافت احمدیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
'' دوسرا طریق اِنزال رحمت کا اِرسال مرسلین و نبیّین و ائمہ و اولیا و خلفا ہے تا ان کی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعے سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں۔''

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد 2صفحہ 462)

خلافت قیامت تک جاری رہے گی:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظام خلافت کے قیامت تک جاری رہنے کے متعلق فرماتے ہیں:
'' کیونکہ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اَولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔''

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6صفحہ 353)

اصلاح و استحکام:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:
''خلیفہ: صوفیا نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور بنی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے، جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرماوے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔
حضرت مولانا المکرّم سید محمد احسن صاحب نے عرض کیا کہ حضور کے الہام میں بھی تو یہی مضمون ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ

اور آیت استخلاف میں بھی اللہ نے اسناد لَيَسْتَخْلِفَنَّ اور لَيُمَكِّنَنَّ کی اپنی ہی طرف فرمائی ہے نہ کہ رسولؐ کی طرف۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک الہام میں اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام بھی شیخ رکھا ہے:

اَلشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِیْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ۔

اور ایک اَور الہام میں یوں آیا ہے کہ: مَثَلُکَ دُرٌّلَّايُضَاعُ ۔ ان الہامات سے ہماری کامیابی کا بین ثبوت ملتا ہے۔''

(الحکم 14/ اپریل 1908ء نمبر37 جلد 12صفحہ2)

خلافت کی راہیں ہمیشہ کھلی ہیں:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

'' ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں اور جس قدر مہدی دنیا میں آئے یا آئیں گے ان کا شمار خاص اللہ جل شانہ کو معلوم ہے۔ وحی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت و امامت و خلافت کبھی ختم نہیں ہو گی، یہ سلسلہ ائمہ راشدین اور خلفاء ربانیین کا کبھی بند نہیں ہو گا۔''

(بدر14/ جون 1906صفحہ3)

قدرت ثانیہ کی خوش خبری:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے بعد ظہور قدرت ثانیہ کی خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

'' یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ۔ ترجمہ :خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں ۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے: اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے، دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال

لیتاہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقتی موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ **وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا**۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جمادیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے، اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے گا جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیے کہ ہر صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔"

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304 تا 306)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

وَقَدْ اُشِيْرَنِىْ فِىْ بَعْضِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّ الْمَسِيْحَ الْمَوْعُوْدَ وَالدَّجَّالَ الْمَعْهُوْدَ يَظْهَرَانِ فِىْ بَعْضِ الْبِلَادِ الْمَشْرِقِيَّةِ يَعْنِىْ فِىْ مُلْكِ الْهِنْدِ، ثُمَّ يُسَافِرُ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ اَوْ خَلِيْفَةٌ مِّنْ خُلَفَآئِهٖ اِلٰى اَرْضِ دِمَشْقَ۔

(حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 225)

ترجمہ: بعض احادیث میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مسیح موعود اور دجال معہود بعض مشرقی علاقوں

میں ظاہر ہوں گے یعنی ملک ہند میں۔ پھر مسیح موعود یا اس کا کوئی خلیفہ سرزمین دمشق کی طرف سفر کرے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دنیا کے مذاہب کی حفاظت کے لئے مؤید من اللہ، نصرت یافتہ پیدا نہیں ہوتے۔ اسلام کے اندر کیسا فضل اوراحسان ہے کہ وہ مامور بھیجتا ہے جو پیدا ہونے والی بیماریوں میں دعاؤں کے مانگنے والا، خدا کی درگاہ میں ہوشیار انسان، شرارتوں اور عداوتوں کے بد نتائج سے آگاہ، بھلائی سے واقف انسان ہوتا ہے۔ جب غفلت ہوتی ہے اور قرآن کریم سے بے خبری ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں میں بے سمجھی پیدا ہو جاتی ہے تو خدا کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ خلفا پیدا کرے گا۔''

(الحکم 17؍جولائی 1902ء صفحہ 15)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''پس یہ امر تو خدا تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے اور جب یہ اس کا قائم کردہ سلسلہ ہے تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میری موت کا وقت آ جائے اور دنیا یہ کہے کہ مجھے اپنے کام میں کامیابی نہیں ہوئی۔ میری وفات خدا تعالیٰ کے منشا کے مطابق اس دن ہو گی جس دن میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیابی کے ساتھ اپنے کام ختم کروں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی جن میں میرے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کے غلبہ کی خبر دی گئی ہے اور وہ شخص بالکل عدم علم اور جہالت کا شکار ہے جو ڈرتا ہے کہ میرے مرنے سے کیا ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اُولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی، قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی، قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی، قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خدا کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا۔''

(خطبہ جمعہ 8؍ستمبر 1950 مطبوعہ روزنامہ الفضل 22؍ستمبر 1950 صفحہ 6)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنی ایک مبشر رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں نے دیکھا کہ میں بیت الدعا میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں ! کہ الٰہی میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہوا۔ پھر جوش میں آ کر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسماعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں، اسماعیل کے معنی ہیں خدا نے سن لی اور ابراہیمی انجام سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دو قائمقام کھڑے کر دیئے۔ یہاں ایک طرح کی بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہیئے۔''

(عرفان الٰہی انوارالعلوم جلد4 صفحہ 288)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے دی جانے والی الوداعی دعوت میں خطاب کرتے ہوئے 29 اکتوبر 1969ء کو فرمایا کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک عظیم وعدہ یہ بھی دیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ اندرونی طور پر بھی اور بیرونی طور پر بھی قیامت تک اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے رسالہ الوصیت میں اسے قدرت ثانیہ یعنی خلافتِ حقہ قرار دیا ہے۔ چونکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت ہوں۔اس پر یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ آپ علیہ السلام بہرحال انسان ہیں ایک وقت میں آپ علیہ السلام نے اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے کیا آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت اس مجسم قدرت سے محروم ہوجائے گی؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمیا کہ نہیں جماعت اس سے محروم نہیں ہو گی۔ آپ علیہ السلام نے اس خوف کو دور کرنے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت سنائی کہ میرے بعد بھی جماعت میں اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتی رہیں گی اور یہ سلسلہ جب تک کہ جماعت احمدیہ پر قیامت نہیں آجاتی اور روحانی طور پر یہ جماعت مردہ نہیں بن جاتی (وَالْعَیَاذُ بِا للّٰہِ)اس وقت تک یہ جماعت خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتی رہے گی۔''

(خطاب فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 29اکتوبر1969ء ۔مشعل راہ جلد 2 صفحہ210)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

'' میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ ......اب آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا، جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خد اکی نظر میں، اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشو و نما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔''

(خطبہ جمعہ 18/جون 1982 بحوالہ خطبات طاہر جلد1 صفحہ 18-19)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

'' یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے اور اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفا کے زمانہ کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ 30 سال تھی تو وہ 30 سالہ دور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق تھا اور یہ دائمی دور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/مئی 2005ء۔ الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 جون 2005ء)